حصّہ اوّل

حمدِ الٰہی

وجہ اللہ ہے ہر اک ذرّہِ فطرت لوگو!
میں جہاں چاہوں وہیں یار کو سجدہ کر لوں

سیّد افتخار حیدرؔ

حمدِ الٰہی

مشکلوں میں کوئی تسکین دلا جاتا ہے
سرمدی صوت میں اک حمد سنا جاتا ہے

تیری رحمت کا یقیں غم نہیں کرنے دیتا
ورنہ احساسِ گناہ نیند اڑا جاتا ہے

تیرا مکہ بھی سلامت رہے آباد رہے
دل مگر میرا مدینے کو کھچا جاتا ہے

کبریائی تری ایسی ہے مرے ربِّ جلیل
''خود بخود سر پئے تسلیم جھکا جاتا ہے''

عشق کا سوزِ دروں جب کبھی تڑپائے تو
جذبِ دل نعرۂ تکبیر لگا جاتا ہے

عَمَلِ **کُن فَیَکُوں**، تَو ہے ازل سے جاری
کُن میں ہر مقصدِ تخلیق رکھا جاتا ہے

حمد میں **نعت** رہی حُسنِ بیانِ حیدرؔ
تیرا قرآن یہ آداب سکھا جاتا ہے

حمدِ باری تعالیٰ

(ھارٹ اٹیک کے عارضے کے دوران۔۱۹۹۵ء)

میرا دردِ دل، میرا سوزِ جاں، تری اک نظر کا کمال ہے
میری موت و زیست کی کشمکش، میرا ذوق و شوقِ وصال ہے

تیرے گیسوؤں میں سجے ہوئے ہیں ہزاروں انجم و مہر و مہ
تیری مانگ نور کی کہکشاں تیرا کیسا حسن و جمال ہے

تیری ثناء کے عالمِ کُن فکاں سے عیاں ہوئے ہیں یہ دو جہاں
کہاں حرف و صوت سے ہو بیاں، جو ترا جمال و جلال ہے

تیرے قرب و بعد کی سوچ میں، ہے نفس کا مدّ و جزر رواں
یہی یاس و آس کا کارواں، میری زندگی کا مآل ہے

دلِ ناتواں و شکستہ جاں، کا گلہ کروں بھی تو کیا کروں
یہ ہے میرے ہاتھوں ستم زدہ ، مرا اسکے ہاتھوں یہ حال ہے

میں گزار بیٹھا ہوں روز و شب، مرا حال تجھ پہ عیاں ہے سب
کروں اور کیا تجھے پیش اب، مرے پاس بس یہی مال ہے

میں ہوں ایک حیدرِؔ نیم جاں، تیری دسترس میں ہیں دو جہاں
ترے التفات و کرم سوا، میرا جینا مرنا محال ہے

☆☆☆☆☆